احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 44

منگل 3 نومبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 3 نومبر 2009ء 14 ذیقعد 1430 ہجری 3 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 249

مضبوط قلعہ

حضرت حارث الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ کو یاد کرو اور ذکر الٰہی کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک نہایت مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔اسی طرح بندہ شیطان سے بچ نہیں سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے۔

﴿جامع ترمذی کتاب الامثال باب مثل الصلوٰۃ حدیث نمبر:2790﴾

دینی تعلیمات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی صفت ولی کی مزید تشریح

خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے بندوں کی ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے حفاظت کرتے ہیں

اس حقیقی مولیٰ کو تلاش کریں جو اپنے بندے کا محافظ، مددگار اور ہر شر کے خلاف نگرانی کرنے والا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اکتوبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/اکتوبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے آیات قرآنی کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی صفت ولی کی مزید تشریح فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور غیر مومنوں دونوں کو اپنی اس صفت کے حوالے سے توجہ دلائی ہے۔سورۃ الرعد کی ایک آیت میں خدا فرماتا ہے کہ اس کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو ان کے نفوس میں ہے اور جب اللہ کسی قوم کے بد انجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کو ٹالنا ممکن نہیں اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی کارساز نہیں۔حضرت مسیح موعود اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے چوکیدار مقرر ہیں جو اس کے بندوں کی ظاہری و باطنی ہر طرف سے حفاظت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ اپنے فرستادوں پر اپنی حفاظت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے آنحضرتؐ کی پیدائش سے لے کر وفات تک ہر موقع پر جس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے اس قول کو آپؐ کی ذات پر پورا کر کے دکھایا، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کے تحت آنحضرتؐ کی فرشتوں کے ذریعے سے آپؐ کی حفاظت کے بعض واقعات پیش فرمائے۔فرمایا کہ ہر انسان کی حفاظت کا بھی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہوا ہے۔فضا میں موجود مختلف بیماریوں کے جراثیم جو سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں انہیں انسانی جسم میں موجود دفاعی نظام کے ذریعہ انسانی جسم کو متاثر کرنے سے باز رکھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل، رحمت، انعامات، امان اور حفاظت اس وقت اٹھنا شروع ہوتے ہیں جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی بجائے شیطان کو اپنا ولی بنانا شروع کر دیتے ہیں، نیکیاں مفقود اور ظلم بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔سفا کی جنم لیتی اور حقوق غصب کئے جانے لگتے ہیں۔لوگ رشوت اور ناانصافی میں تمام حدود پھلانگنے لگ جاتے ہیں۔ہر شخص دوسرے کے مال پر نظر رکھ رہا ہوتا ہے اور مذہب کے نام پر خون کئے جاتے ہیں۔فرمایا کہ نیکیوں کے بارے میں خدا تعالیٰ اپنے رویے کو نہیں بدلتا جب تک لوگ خود بدی اور برائیوں میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے آپ کو محروم نہ کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز نہیں، کوئی والی نہیں۔پس جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی حفاظت میں رکھنے والا نہیں اور اس کے سوا کوئی مددگار یا اپنے بندوں کی ہر شر کے خلاف نگرانی کرنے والا نہیں ہے تو پھر اس حقیقی مولیٰ کی تلاش کی ضرورت ہے۔اگر نمازیں پڑھنے، روزہ رکھنے اور دیگر عبادات بجالانے کے باوجود بہتری کے نشانات نظر نہیں آرہے تو یقیناً ان سب عبادتوں کا حق ادا کرنے میں کہیں نہ کہیں کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی نعمت نہیں چھینتا بلکہ انسان خود اپنے اعمال اور بدبختی کی وجہ سے ان نعمتوں کو ضائع کرتا ہے۔پس یہ نعمت قرآن کریم کی صورت میں ہمیں ملی اور اس پر عمل کا حکم ہے، تبھی نیکیاں قائم ہوں گی اور پھر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں لے لے گا، اپنے مولیٰ ہونے کا ثبوت دے گا اور اس کے نظارے دکھائے گا۔پس اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے آنحضرتؐ کی ایک حدیث قدسی بیان فرمائی جس میں خدا فرماتا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو میں نے اس کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا۔مجھے یہ چیز سب سے زیادہ پسند ہے کہ میرا بندہ میری فرض کی ہوئی چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرے۔فرمایا کہ فرائض قرآن کریم سے تلاش کرنے ہوں گے۔عبادات میں سب سے زیادہ فرض روزانہ کی نمازیں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے پیار کرنے لگ جاتا ہوں اور میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔پس اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خیال اور لحاظ رکھتا ہے۔اللہ کرے کہ ہم نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اپنے حقیقی آقا و مولیٰ سے ہمیشہ جڑے رہیں تا کہ ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔(آمین)

بار بار قرآن پڑھو

شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور چاہیے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ۔اور پھر خدا کے فضل اور تائید سے کوشش کرو۔کہ ان بدیوں سے بچو"۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 656)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآنِ شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعے سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں او بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسانی جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حقّ الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔"

﴿براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ نمبر 557 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3﴾

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

نادار مریضوں کی امداد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھادے اور اس کیلئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔" ﴿الحدید:12﴾

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کیلئے "نادار مریضان" کے نام سے ایک مد قائم ہے۔احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ﴾

جماعت احمدیہ اور خدمت خلق کے عظیم سلسلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیمتی ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جماعت میں خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جتنا زور دیا جاتا ہے اور ہر امیر غریب اپنی بساط کے مطابق اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کب اسے موقع ملے اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر خدمت خلق کے کام کو سرانجام دے۔ کیوں ہر احمدی کا دل خدمت خلق کے کاموں میں اتنا کھلا ہے اس لئے کہ (۔) کی جس خوبصورت تعلیم کو ہم بھول چکے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو پھر اس کی مخلوق سے اچھا سلوک کرو، ان کی ضروریات کا خیال رکھو، یہ بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے گا۔ اس خوبصورت تعلیم کو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت کی ایک بنیادی شرط قرار دیا ہے کہ میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ۔ اس لئے اگر زلزلہ زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ سیلاب زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ بعض دفعہ ایسے مواقع بھی آئے کہ پانی کی تندو تیز دھاروں میں بہہ کر احمدی نوجوانوں نے اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ڈوبتے ہوؤں کو کنارے پر پہنچا دیا۔ پھر خلیفہ وقت نے جب یہ اعلان کیا کہ مجھے افریقہ کے غریب بچوں کی تعلیم اور بیماریوں کی وجہ سے دکھی مخلوق جنہیں علاج کی سہولت میسر نہیں، سکول اور ہسپتال کھولنے کے لئے اتنی رقم کی ضرورت ہے تو افراد جماعت اس جذبہ کے تحت جو ایک احمدی کے دل میں دکھی انسانیت کے لئے ہونا چاہئے یہ رقم مہیا کریں اور اس پیاری جماعت کے افراد نے خلیفہ وقت کے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اس سے کئی گنا زیادہ رقم خلیفہ وقت کے سامنے رکھ دی جس کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور پھر جب خلیفہ وقت نے یہ کہا یہ رقم تو مہیا ہو گئی اب مجھے ان سکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کے لئے افرادی قوت کی بھی ضرورت ہے تو ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے انتہائی خلوص کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اب تو افریقہ کے حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ ستر کی دہائی میں جب یہ نصرت جہاں سکیم شروع کی گئی تھی انتہائی نامساعد حالات تھے۔ اور ان نامساعد حالات میں ان لوگوں نے گزارا کیا۔ بعض ڈاکٹرز اور ٹیچرز اچھی ملازمتوں پر تھے لیکن وقف کے بعد دیہاتوں میں بھی جا کر رہے۔ اکثر ہسپتال اور سکول دیہاتوں میں تھے جہاں نہ بجلی کی سہولت نہ پانی کی سہولت لیکن دکھی انسانیت کی خدمت کے عہد بیعت کو نبھانا تھا اس لئے کسی بھی روک اور سہولت کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی۔ شروع میں ہسپتالوں کا یہ حال تھا کہ لکڑی کی میز لے کر اس پر مریض کو لٹایا، روشنی کی کمی چند لالٹینوں یا گیس لیمپ سے پوری کی اور جو بھی چاقو، چھریاں، قینچیاں، سامان آپریشن کا میسر تھا اس پر مریض کا آپریشن کر دیا اور پھر دعا میں مشغول ہو گئے کہ اے خدا میرے پاس تو جو کچھ میسر تھا اس کا میں نے علاج کر دیا ہے۔ میرے خلیفہ نے مجھے کہا تھا کہ دعا سے علاج کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں بہت شفا رکھے گا۔ تو ہی شفا دے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان قربانی کرنے والے ڈاکٹروں کی قدر کی اور ایسے ایسے لاعلاج مریض شفا پا کر گئے کہ دنیا حیران ہوتی تھی۔ اور پھر مالی ضرورتیں بھی اس طرح خدا تعالیٰ نے پوری کیں کہ بڑے بڑے امراء بھی شہروں کے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے دیہاتی ہسپتالوں میں آ کر علاج کروانے کو ترجیح دیتے تھے۔ اسی طرح اساتذہ نے بھی بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ڈاکٹروں اور اساتذہ کی خدمات کے سلسلے آج بھی جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سلسلے جاری رکھے اور ان سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازتا رہے''۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

حقوق العباد کی ادائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے''۔ (روزنامہ الفضل 13 جنوری 2004ء)

یتامیٰ کی خبر گیری کا جماعتی نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر احباب ہیں وہی اس میں رقم دیتے ہیں''۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

یتامیٰ کو سنبھالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''اب میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی''۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

درخواست دعا

❁ مکرم منیر احمد بسمل صاحب ایم ٹی اے پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

سلسلہ کے معروف شاعر اور کمپیئر مکرم احمد مبارک صاحب آف کراچی حال نیو یارک امریکہ کی والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر صادق احمد صاحب گردوں کے فیل ہو جانے کی وجہ سے ہیس برگ پنسلوانیا امریکہ کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں اور آئی سی یو میں ہیں۔ ان کی طبیعت بے حد خراب ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفاء کاملہ عطا فرمائے اور اپنا فضل فرمائے۔ آمین

اسی طرح مکرم احمد مبارک صاحب کو ایک آنکھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے آپریشن کروانا پڑا جس کے بعد اس آنکھ کی بینائی متاثر ہوئی ہے علاج جاری ہے احباب اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آنکھ کی تکلیف کو دور کرے اور بینائی مکمل طور پر بحال ہو جائے۔ آمین

❁ مکرم کیپٹن ڈاکٹر یحییٰ سعود صاحب کے والد محترم پروفیسر عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جب پونڈ جمع ہو گئے تو......

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔ مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہ بھول سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود کی وفات کو ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دی اور بلایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازہ پر کوئی آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے۔ مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا۔ یہ اماں جان کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہوئے ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار مار کر رونے لگے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ میں غریب آدمی تھا۔ جب بھی چھٹی ملتی پھر قادیان کے لئے چل نکلتا۔ سفر کا بہت حصہ پیدل ہی طے کرتا۔ تاکہ سلسلہ کی خدمت کیلئے کچھ پیسے ہی بچ جائیں۔ مگر پھر روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی ہوتا اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بجائے چاندی کے تحفے کے سونے کے تحائف پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ بڑھ گئی اور میں نے ہر ماہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور جب کچھ عرصہ بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی شکل میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ پونڈ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہوتے گئے تو...... یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح ختم کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود کی وفات ہو گئی۔

❁ رفقائے احمد جلد چہارم۔ سیرت ظفر ص 65 ❁

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ❁ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ❁ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ایسے عباد الرحمن بننے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کی رضا سے حصہ پانے والے ہوں

یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف اپنی فرض نمازوں کی طرف توجہ دیں بلکہ اپنی راتوں کو نوافل سے سجائیں اور تہجد کی طرف توجہ دیں

عبادالرحمن بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کی نیک نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے

خدا کے بندے اپنی ملازمتوں کو عبادتوں میں روک نہیں بننے دیتے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا شرک خفی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 ستمبر 2009ء بمطابق 25 تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الفرقان کی آیات 64 تا 69 اور 73 تا 77 کی تلاوت کے بعد فرمایا

ان آیات کا ترجمہ ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں السلام اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا گناہ کی سزا پائے گا۔ اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں اور وہ لوگ جب انہیں اُن کے ربّ کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ انہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالاخانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔ وہ ہمیشہ اُن جنتوں میں رہنے والے ہوں گے۔ وہ کیا ہی اچھا مستقل اور عارضی ٹھکانہ ہے۔

رمضان کا مہینہ آیا اور گزر گیا، لوگوں کے خطوط ابھی تک آ رہے ہیں۔ رمضان کے دنوں کے لکھے ہوئے خطوط بھی ہیں اور رمضان کے بعد لکھے ہوئے خطوط بھی جو فیکسز کے ذریعہ سے پہنچ رہے ہیں کہ اللہ کرے ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی حقیقتاً کوشش کی ہو اور اگر کوئی پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو خدا تعالیٰ اُسے جاری بھی رکھے اور یہ خیالات اور احساسات جو ہم میں سے بعض میں پیدا ہوئے ہیں یہی رمضان کا مقصد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض خصوصیات اور علامتیں بتائی ہیں جن کو اختیار کر کے یا جن پر عمل کر کے انسان عبادالرحمٰن کہلا سکتا ہے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں یہ خصوصیات بیان ہوئی ہیں جیسا کہ آپ نے سنا۔ جن میں ذاتی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے، معاشرتی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو عبادالرحمٰن کہہ کر مخاطب کرتے ہوئے اپنی رضا کی خوشخبری دیتا ہے، اپنی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ پس رمضان کے بعد بھی اگر ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اُس کی جنتوں میں جانے والے ہوں گے۔ اس سے حصہ لینے والے ہوں گے اور اسی وجہ سے پھر جب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا تو جو پاک تبدیلیاں ہم میں سے کسی میں پیدا ہوئی ہیں وہ بھی ہم میں قائم رہیں گی۔

پہلی خصوصیت ان عبادالرحمٰن کی یہ ہے کہ .... یعنی زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ ہر فیصلہ ان کا اعتدال پر ہوتا ہے۔ بلاوجہ کی سختی اور غصّہ ان کی طبیعت میں نہیں ہوتا جو کہ پھر بعض اوقات تکبّر تک لے جاتا ہے۔ اور بلاوجہ کا ٹھہراؤ بھی ان کی طبیعت میں نہیں ہوتا کہ ان سے بے غیرتی اور مداہنت کا اظہار ہوتا ہو۔ یہ خصوصیت جو بیان کی گئی ہے صرف انفرادی نہیں ہے بلکہ جماعتی طور پر بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ من حیث الجماعت بھی اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے عبادت گزار بنتے ہوئے یہ خصوصیات پیدا کرو اور پھر اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ جو عبادالرحمٰن ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غلبہ بھی ملے گا اور جب غلبہ کی صورت ہو تو اس وقت تکبر پیدا نہ ہو۔ اُس وقت پرانے بدلے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اُس وقت خدا کو بھولنے والے نہ کہیں بن جانا۔ بلکہ تمہیں عاجزی، انکسار اور حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنے والا ہونا چاہئے۔

دوسری خصوصیت یہ کہ .... یہ اس بات کا ایک طرح سے اعادہ کیا گیا ہے کہ ایک تو انفرادی خصوصیت ہر اللہ کے بندے میں ہونی چاہئے کہ لڑائی جھگڑوں سے بچتے ہوئے ہر سختی کرنے والے اور جھگڑنے والے کو نرمی سے سمجھاؤ اور دوسری یہ کہ جو عاجزی تم نے اللہ تعالیٰ کے پہلے حکم کے تحت حاصل کر لی، پھر اسی طرح جماعتی طور پر جو وقار تم نے اپنے معاشرے میں، اپنے علاقے میں قائم کر لیا، جب طاقت بھی تمہارے پاس آ جائے گی تو پھر بھی اس کو یاد رکھنا۔ شیطان نے اپنا کام کئے چلے جانا ہے۔ تمہارے خلاف مختلف طریقوں سے ایسے محاذ کھڑے کئے جائیں گے کہ

جس سے تمہارے جذبات کو بھڑکایا جائے گا اور پھر یہ کہا جائے گا کہ دیکھو یہ کتنے ظلم کرنے والے لوگ ہیں۔ ایسے میں اپنے جذبات کو کنٹرول رکھنا۔ اُن مثالوں کو قائم رکھنا، اُس اسوہ کو قائم رکھنا جو ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے پیش فرمایا۔ گویا اس میں بھی جماعتی طور پر آئندہ حالات بہتر ہونے کی پیشگوئی ہے۔

(۔) تو فرمایا ان شیطانی تدبیروں کے مقابلہ پر رحمان کے بندے بنتے ہوئے، قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے تو کارروائی کرو لیکن گند کا جواب گند سے نہ دو کہ اس سے بھی بعض مسائل دوسرے احمدیوں کے لئے بھی اور جماعتوں کے لئے بھی کھڑے ہو سکتے ہیں۔

پس آجکل کے حالات کے حوالے سے مَیں احمدیوں کو کہوں گا کہ ایسے عبادالرحمٰن بننے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کی رضا سے حصہ پانے والے ہوں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس میں پیشگوئی بھی رکھی ہے کہ من حیث الجماعت تمہارا ہاتھ ایک وقت میں اوپر ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ تو اُس وقت تم دنیا کو بتانا کہ انصاف کیا ہوتا ہے اور طاقت رکھتے ہوئے بھی دوسرے کے جذبات کا احساس کرنا اور اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا کیا ہوتا ہے۔ (۔)

رحمٰن خدا کے بندوں کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود ؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں''۔ ہمارا واسطہ انتہائی جاہل لوگوں سے ہے اور اس کے لئے اپنے جذبات کو بہت زیادہ کنٹرول کرتے ہوئے سلامتی اور رحمت کا طریق اختیار کرنے کا اظہار کرنا ہے۔ فرمایا کہ: ''بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمٰن کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمتِ وسیع عام طور پر ہر یک بُرے بھلے پر محیط ہو رہی ہے''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 449 حاشیہ)

پس آج بھی اور آئندہ بھی ہم نے ہر ایک بُرے بھلے، دوست دشمن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پرتَو بننے کی کوشش کرتے ہوئے، رحمت کا سلوک کرتے چلے جانا ہے۔ درگزر کا سلوک کرتے چلے جانا ہے اور دعاؤں سے اپنے لئے مدد مانگنی ہے اور دوسروں کی ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے تا کہ ہم ہمیشہ عبادالرحمٰن میں شامل رہیں۔

پھر تیسری خصوصیت عبادالرحمٰن کی یہ بتائی کہ .... کہ اپنے ربّ کے لئے راتیں سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

گزشتہ دنوں چند دن کے لئے ایک بہت بڑی تعداد نے اس پر عمل کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ عبادالرحمٰن چند دن گزارتے ہیں۔ بلکہ مستقل اپنی راتیں عبادت اور قیام میں گزارتے ہیں۔ سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں۔ پس یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خاص طور پر ان حالات میں جبکہ دنیا کے تمام (۔) ممالک میں احمدیوں کے لئے مصائب اور مشکلات کا دور ہے کہ احمدی نہ صرف اپنی فرض نمازوں کی طرف توجہ دیں بلکہ اپنی راتوں کو نوافل سے سجائیں اور تہجد کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ راتوں کو اٹھنا نفس کو کچلنا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اگر ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور راتوں کو عبادت کرنے والے بنیں گے تو یہی چیز انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی مشکلات کے دور کرنے کا باعث بنے گی۔ پس یہ مدنظر رہنا چاہئے کہ راتوں کو اٹھنا صرف ذاتی اغراض کے لئے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور جماعتی ترقی کے لئے اور دعاؤں کے لئے ہو۔ اگر دنیا میں ہر احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے جماعتی ترقی کے لئے رات کے کم از کم دو نفل اپنے اوپر لازم کر لے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد پہلے سے بڑھ کر ہمارے شامل حال ہوتی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ دشمن کی دشمنیاں اور مخالفین کی مخالفتیں ہوا میں اڑا دیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ مَیں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب التواضع)

پس اللہ تعالیٰ نوافل ادا کرنے والوں اور تہجد ادا کرنے والوں کے اتنا قریب آ جاتا ہے۔

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور رمضان گزرنے کا یہ مطلب نہیں کہ پھر اسی طرح راتوں کو ضائع کریں اور دیر تک فضول مجلسیں لگائی جائیں اور صبح کی نماز کے لئے اٹھنا مشکل ہو جائے۔ نہیں، بلکہ اُن راتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کو قریب لانے والی ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہوں۔

رمضان نے جو ہمیں عبادالرحمٰن بننے کے اسلوب سکھائے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی راتوں کو عبادتوں سے سجائے رکھیں۔ یہی چیز ہے جو ہمارے حق میں جیسا کہ مَیں نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ جلد انقلاب لانے والی ہو گی۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے اس کا حق ادا کیا اور دنیا نے دیکھا کہ وہ کیا انقلاب لائے۔ دن کو اگر ان کو مجبوری کی وجہ سے جنگ کرنی پڑتی تھی تو راتوں کو وہ آرام نہیں کرتے تھے بلکہ راتیں عبادتوں میں گزارتے تھے۔ جب تک (۔) میں راتوں کی عبادت کا یہ طریق قائم رہا ان کی ترقی ہوتی رہی۔ آج یہ احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس پر عمل کرے اور احمدیت اور (۔) کی ترقی کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ ﷺ آئے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی لوگ تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا، نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک طرف ان کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ .... (سورۃ محمد: 13) یعنی صرف ان کا کام کھانا پینا تھا اس طرح کھاتے تھے جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا کہ .... کی حالت ہو گئی۔ یعنی اپنے ربّ کی یاد میں راتیں، سجدے اور قیام میں گزار دیتے تھے۔ اللہ اللہ، کس قدر فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سبب سے ایک بے نظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہو گئی۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کر دیا اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔ دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں، علمی یا عملی۔ عملی حالت کا تو یہ حال ہے کہ .... اور علمی کا یہ حال ہے کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی''۔

(الحکم جلد 2 نمبر 25-24 مورخہ 27-20 اگست 1898ء صفحہ 10)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی .... (سورۃ محمد: 13) پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے .... جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے۔ قدسی صفات اور فطرت والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا اور کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا''۔

(البدر جلد 2 نمبر 37 مورخہ 2 اکتوبر 1903ء)

پس ہم جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ جماعت کی جلد ترقی ہو۔ افراد جماعت کو جن مشکلات

اور مصائب سے گزرنا پڑ رہا ہے وہ جلدی دُور ہوں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا آسمانی تریاق کی ضرورت ہے اور آسمانی تریاق اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق حاضر ہو کر مانگنے سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر چوتھی خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ عبادالرحمٰن خدا تعالیٰ سے جہنم سے دوری کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جہنم سے دونوں جہنم مراد ہیں، اخروی جہنم بھی جو گناہوں کی پاداش میں ملے گی اور اس دنیا کی جہنم بھی جو بعض برے کاموں کے یا غلطیوں کے بدنتائج کی صورت میں ملتی ہے۔ پس عبادالرحمٰن کا کام ہے کہ ہر وقت توبہ اور استغفار کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی ذلتوں سے بچائے۔ ہر قسم کی دنیاوی مشکلات کی جہنم سے بچائے۔ دنیا کی چمک اور توجہات اور ترجیحات کا غلام نہ بنائے کہ یہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سے دُور لے جا کر پھر اخروی جہنم میں پڑنے کا باعث بناتی ہیں۔ پھر یہ کہ اولاد کی طرف سے بھی ہماری فکریں دُور ہوں اور ان کی وجہ سے بھی ہم اپنے اندر دل میں بے چینی کی آگ میں نہ جلتے رہیں۔

پھر عبادالرحمٰن کی پانچویں خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ لَمْ یُسْرِفُوْا۔ اسراف نہیں کرتے، فضول خرچی نہیں کرتے۔ نہ ہی ذاتی اموال میں دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی جماعتی اموال کو بغیر سوچے سمجھے خرچ کرتے ہیں۔

ذاتی فضول خرچی کی ایک مثال ہمارے ہاں بہت عام ہوتی جا رہی ہے اور وہ ہے شادی بیاہوں پر فضول خرچی۔ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہاں بھی اور پاکستان میں بھی کئی قسم کے کھانے پکوائے جاتے ہیں اور شادی کی دعوت ہوتی ہے۔ پھر ولیمہ کی دعوت ہوتی ہے۔ دعوت کرنا کوئی حرج نہیں۔ سادہ بھی کی جا سکتی ہے۔ پھر شادی سے پہلے مہندی کی دعوت کا بھی رواج پڑ گیا ہے جو لڑکی کے گھر والے شادی کی رونق لگانے کے بہانے کرتے ہیں۔ اس پر بھی بے تحاشہ خرچ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے بھی باقاعدہ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں، تقسیم کئے جاتے ہیں اور دعوت دے کے بلایا جاتا ہے۔ مہندی کرنی ہے تو لڑکیاں یا اس دلہن کی جو سہیلیاں ہیں وہ جمع ہوں اور رونق لگا لیں لیکن اس میں روز بروز وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور صرف دیکھا دیکھی۔

پھر ایک نئی رسم یہ پیدا ہو گئی ہے کہ لڑکے والے بھی شادی سے پہلے رونق لگانے کے نام پر دعوت کرنے لگ گئے ہیں اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ غلط قسم کی جو رسم ہے بلکہ بدعت ہے اس میں اچھے بھلے دین کا علم رکھنے والے بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اور پھر جو کسی وجہ سے اتنی زیادہ دعوتیں نہ کرے (بہرحال ہمیں حسن ظن یہی رکھنا چاہئے کہ کسی نیکی کی وجہ سے) تو اس کے متعلق پھر باتیں کی جاتی ہیں کہ یہ کنجوس ہے، یہ فلاں ہے۔ خاص طور پر باہر کے ملکوں سے لوگ پاکستان جاتے ہیں تو وہ دعوتوں، زیور اور جوڑوں وغیرہ پر بے انتہا خرچ کرتے ہیں اور ہر ایک بڑھ بڑھ کر خرچ کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ سب اسراف ہے۔ یہی بچت جو ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا یہ غریبوں کے کام آ سکتی ہے۔ غریبوں کی شادیوں میں کام آ سکتی ہے۔ بہت ساری رقوم یتیموں کو پالنے کے کام آ سکتی ہیں اور دوسرے نیکی کے کاموں میں خرچ ہو سکتا ہے۔ اس طرح اگر بچت کرنے کا احساس پیدا ہو جائے تو یہی چیز ہے جو انسان کو عبادالرحمٰن بناتی ہے۔

پھر چھٹی چیز یہ بیان فرمائی کہ لَمْ یَقْتُرُوْا کہ بخل اور کنجوسی بھی نہیں کرتے اور بعض لوگ کنجوسی کر کے جہاں جائز ضرورت ہے وہاں بھی خرچ نہیں کرتے۔ کنجوسی کی انتہا کر دیتے ہیں اور وہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ مال جوڑتے چلے جائیں۔ بعض لوگ تو اس حد تک کنجوس ہوتے ہیں کہ اپنی جو ذاتی جائز ضروریات ہیں ان پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ نہ اپنے عزیزوں کی مدد کرتے ہیں، نہ غریبوں کے لئے کچھ دیتے ہیں۔ نہ ہی جماعت کے لئے قربانی کا مادہ ان میں ہوتا ہے۔ پس جو صاحب حیثیت ہوتے ہیں مال ہوتے ہوئے بھی خرچ نہ کریں تو وہ بھی عبادالرحمٰن میں شامل نہیں ہو سکتے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے اسراف کرنے والوں کو ناپسند فرمایا ہے اور عبادالرحمٰن سے اُنہیں باہر نکالا ہے وہاں بخل کرنے والوں کو بھی انتہائی ناپسند فرمایا ہے۔ ایک تو وہ جو خرچ ہے اس کا حق ادا نہیں کر رہا۔ دوسرے پیسے کو روک کر اور صرف جمع کر کے معاشرے کی ترقی میں بھی روک ڈالنے کا باعث بن رہا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عبادالرحمٰن میں نہ حد سے زیادہ شاہ خرچی ہو اور دنیا دکھاوے کے لئے شاہ خرچی ہو اور نہ ہی اتنی زیادہ کنجوسی کہ جائز ضرورت پر بھی خرچ نہ کریں۔ بلکہ اس کے بین بین رہنا چاہئے اور عبادالرحمٰن کا خرچ کرنا بھی اور خرچ سے رُکنا بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔

پھر ساتویں علامت یہ بتائی کہ عبادالرحمٰن شرک کے قریب بھی نہیں جاتے۔ شرک خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن شرک نہیں۔ عبادالرحمٰن کے ساتھ جو شرک کو مخصوص کیا گیا ہے تو یہ صرف ظاہری شرک نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جائے بلکہ شرک خفی سے بھی بچتے ہیں۔ ان کی عبادتوں اور دوسرے حقوق کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوتی ہے اور بڑی باریکی سے اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ان کی کوئی حرکت اور ان کا کوئی عمل کسی قسم کے شرک خفی کا باعث نہ بنے۔ انتہائی محتاط ہوتے ہیں۔ نہ ان کی ملازمتیں ان کی عبادتوں کے سامنے روک بن رہی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک خفی ہے۔

پھر آٹھویں شرط یا خصوصیت عبادالرحمٰن کی یہ بتائی کہ کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے اگر جنگیں لڑیں اور صحابہؓ نے یا خلفاء نے، خلفاء راشدین نے بھی اور بعد میں مسلمانوں نے بھی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اگر جنگیں لڑیں تو دشمن کے حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے اور اس کے ہاتھ کو ظلم سے روکنے کی وجہ سے جنگیں لڑیں اور کوشش یہ کی بلکہ آنحضرت ﷺ نے بھی، آپؐ کے خلفاء نے بھی حکم دیا کہ کوئی بچہ، کوئی عورت، کوئی مذہبی لیڈر، پادری راہب وغیرہ جو جنگ میں شامل نہیں اس کو قتل نہیں کرنا۔ لیکن اس کے مقابلہ پر ہم دیکھتے ہیں (کہ صرف) دوسری جنگ عظیم میں لاکھوں معصوم جاپانیوں کو قتل کر دیا گیا۔

آجکل بھی امن قائم کرنے کے بہانے جہازوں سے حملے کر کے معصوم شہریوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو (۔) پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن جو اپنے زُعم میں اپنے آپ کو عبادالرحمٰن سمجھتے ہیں وہ بھی خودکش حملے کر کے معصوم جانوں کا خون کر رہے ہیں۔ (۔) کے نام پر، مذہب کے نام پر جو خون ہو رہا ہے یہ ایک اَور دردناک اور بھیانک کہانی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا ایسے لوگوں کے لئے فیصلہ یہ ہے کہ وہ کبھی عبادالرحمٰن نہیں ہو سکتے۔

پھر نویں خصوصیت یا علامت عبادالرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ زنا نہیں کرتے۔ اس میں عملی زنا بھی شامل ہے اور گندے بیہودہ پروگرام اور نظارے دیکھ کر ان سے لطف اٹھانا بھی شامل ہے اور آجکل انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز پر جو بعض ایسے پروگرام دیکھے جاتے ہیں یہ سب ذہنی اور نظری زنا میں شمار ہوتے ہیں۔ پس احمدی کو ان سے بھی خاص طور پر بچنا چاہئے۔

پھر دسویں خصوصیت یہ ہے کہ عبادالرحمٰن نہ جھوٹ بولتے ہیں، نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ یہ جھوٹ بھی قوموں کے تنزل اور تباہی میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے بندے اور الٰہی جماعتیں جو ہیں انہوں نے تو اونچائی کی طرف جانا ہے اور ان سے تو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ان کے لئے ترقی کی منازل ہیں جو انہوں نے طے کرنی ہیں اور اوپر سے اوپر چلتے چلے جانا ہے۔ اُن میں اگر جھوٹ آ جائے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے نہیں رہتے جن پر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے یا جن سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمانے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس احمدیوں کو اپنی گواہیوں میں بھی اور اپنے معاملات میں بھی جب پیش کرتے ہیں تو سو فیصد سچ سے کام لینا چاہئے۔ مثلاً عائلی معاملات ہیں۔ نکاح کے وقت اس گواہی کے ساتھ رشتہ جوڑنے کا عہد کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم قول سدید سے کام لیں گے۔ سچ سے کام لیں گے۔ ایسا سچ بولیں گے جس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ جس سے کوئی اور مطلب بھی اخذ نہ کیا جا سکتا ہو۔ صاف ستھری بات ہو۔ لیکن

شادی کے بعد لڑکی لڑکے سے غلط بیانی کرتی ہے اور لڑکا لڑکی سے غلط بیانی کرتا ہے۔ دونوں کے سسرال والے ایک دوسرے سے غلط بیانی کر رہے ہوتے ہیں اور یوں ان رشتوں میں پھر دراڑیں پڑتی چلی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ ختم ہو جاتے ہیں۔ صرف ذاتی اناؤں اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لئے گھر ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اگر بچے ہو گئے ہیں تو وہ بھی برباد ہو جاتے ہیں۔ پہلے بھی کئی مرتبہ مَیں اس بارہ میں کہہ چکا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے بھی اور بندوں کے حق ادا کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ایک مومن کو، ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو عباد الرحمٰن میں شمار کرتے ہیں ہر قسم کے جھوٹ سے نفرت ہو۔

پھر گیارہویں علامت یہ ہے کہ .... یعنی دنیوی لذات سے متاثر ہو کر اس میں شامل نہیں ہو جاتے۔ اس زمانے کی لغویات جیسا کہ مَیں نے کہا ہے انٹرنیٹ بھی ہے، یہ ٹی وی چینلز بھی ہیں جو پروگراموں کے دکھانے میں، عجیب طرح کے غلط پروگراموں کے دکھانے میں مصروف ہیں۔ پھر آجکل لڑکے لڑکیاں سکولوں میں، کالجوں میں، گروپ بنا کر پھرتے ہیں، کلبوں میں جاتے ہیں، پھر ڈانس گانے وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ یا اس کے پروگرام بنائے جا رہے ہوتے ہیں یا کنسرٹ دیکھنے کے پروگرام بنائے ہوتے ہیں۔ تو ایک مومن کے لئے یہ سب لغویات ہیں۔ ایک طرف تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ہم عباد الرحمٰن بننے کا بھی عہد کرتے ہیں۔ پھر اس کے باوجود لغویات میں شامل ہونا، ایسی باتوں میں شامل ہونا جو سراسر اخلاق کو برباد کرنے والی باتیں ہیں۔ پس حقیقی احمدی کے لئے ضروری ہے کہ ان سے پرہیز کرے۔

پھر لغویات میں لڑائی جھگڑا وغیرہ بھی شامل ہے۔ پہلے بھی اس کا تفصیل سے ذکر آ چکا ہے۔ پھر کسی بھی قسم کی بات جو معاشرے کے امن کو برباد کرنے کا ذریعہ بننے والی ہے، یہ سب لغویات ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

............اگر کوئی لغوبات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے اور صلح کاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں اور لغو کا لفظ جو اس آیت میں آیا ہے سو واضح ہو کہ عربی زبان میں لغو اس حرکت کو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص شرارت سے ایسی بکواس کرے یا بہ نیت ایذا ایسا فعل اس سے صادر ہو کہ دراصل اس سے کچھ ایسا حرج اور نقصان نہیں پہنچتا۔ سو صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بیہودہ ایذا سے چشم پوشی فرماویں اور بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں"۔

(............اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 349)

پھر بارہویں علامت یہ ہے کہ جب اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے بلکہ کان کھول کر توجہ سے سنتے ہیں۔ قرآن کریم کے حوالے سے جو نصائح کی جائیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس عباد الرحمٰن بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کی نیک نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون کہہ رہا ہے۔ یہ دیکھیں کہ جو بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حوالے سے کی جا رہی ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ ورنہ عمل نہ کرنا انسان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن سکتا ہے۔ اور پھر نہ صرف یہ کہ عباد الرحمٰن کے زُمرے سے نکل جاتے ہیں بلکہ آہستہ آہستہ جماعت سے بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

پھر تیرہویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور اولادوں کے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک رکھے۔ پس آئندہ نسلوں کی بقا کے لئے یہ نہایت اہم نسخہ ہے کہ جہاں ظاہری تدبیریں اور کوششیں ہو رہی ہیں جو اپنی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ایک انسان کرتا ہے وہاں دعا بھی ہو کیونکہ اصل ذات تو خدا تعالیٰ کی ہے جو اچھے نتائج پیدا فرماتا ہے۔ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ وہ لوگ اپنی ذاتی صلاحیت سے اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہوتے ہیں تو یہ بھی خیال غلط ہے۔ ایسے لوگ جو دنیادار لوگ ہیں اگر اپنی اولاد کی ترقی دیکھتے ہیں تو یہ ترقی اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے صدقے تو بے شک انہیں فائدہ دے رہی ہے یا اس سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہ صرف دنیاوی ترقی ہے، دنیاوی معاملات کی ترقی ہے۔ لیکن وہ رحمان کے بندے کہلانے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں متقیوں کا امام ہونے کا اعزاز نہیں بخشا اور متقیوں کا امام ہونے کی وجہ سے اپنے تقویٰ میں بڑھنے کی طرف ان کی توجہ نہیں پھیری۔ لیکن جو اپنی اولاد کے لئے تقویٰ میں بڑھنے کی دعا بھی مانگے گا وہ صرف ان کی دنیاوی ترقی نہیں مانگے گا بلکہ دینی اور روحانی ترقی بھی مانگے گا اور پھر خود بھی تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا ہو گا۔

آجکل دنیا میں ہر جگہ معاشرے میں بچوں کی تعلیم اور دنیاوی ترقی کے لئے والدین بڑے پریشان رہتے ہیں لیکن روحانیت کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ یہاں مغربی ممالک میں تو آزادی کے نام پر اب بچوں کو اتنا بیباک کر دیا گیا ہے کہ وہ والدین کی نصیحت ماننے سے بھی انکاری ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اب ان لوگوں کو احساس ہو رہا ہے، پروگرام بھی ٹی وی پر آنے شروع ہو گئے ہیں کہ یہ ضرورت سے زیادہ آزادی ہے جو بچوں کو دی جا رہی ہے۔ والدین نے بچوں کا امام کیا بننا ہے اب تو بچے والدین کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہت سے کیس ایسے ہونے لگ گئے ہیں کہ بچے والدین پر ہاتھ اٹھانے لگ گئے ہیں۔ ذرا سی روک ٹوک بھی برداشت نہیں کرتے ہیں۔ کوئی نیک نصیحت کی جائے برداشت نہیں کرتے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اب یہ آوازیں اٹھنے لگ گئی ہیں کہ اگلی نسل کو اگر سنبھالنا ہے تو اس کی کوئی حد مقرر کی جائے کہ کس حد تک والدین نے برداشت کرنا ہے اور کہاں اپنے بچوں کو سزا دینی ہے۔ کیونکہ والدین جب کسی غلط حرکت پر سزا دیتے ہیں تو یہاں مغربی ممالک میں بچوں کی حفاظت کے جو ادارے بنے ہوئے ہیں وہ بچوں کو اپنے پاس لے جاتے ہیں یا بچے والدین کو یہ دھمکی دیتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ کہا تو ہم وہاں چلے جائیں گے اور اس بات نے بچوں کو حد سے زیادہ بے باک کر دیا ہے۔ وہ کسی لینے دینے میں نہیں رہے۔ بعض خاندان تو ایسے ہیں کہ ان کے بچوں کی حالت بہت ہی بُری ہو چکی ہے تو اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دُعا کا خانہ خالی ہے۔ پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو کہ بچوں کی صحیح تربیت ہو اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنے نیک نمونے بھی قائم کرو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں"۔

(تربیت کے جو مختلف درجے ہیں کہ کس طرح کرنی ہے۔ کس عمر میں کس قسم کی تربیت ہونی چاہئے۔ کس عمر سے بچوں کو سنبھالنا ہے۔ اس کی طرف توجہ نہیں ہے۔)

فرمایا کہ: "میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں"۔

"لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے

عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے''۔

(الحکم جلد 5نمبر35مورخہ 24/ستمبر 1901ء صفحہ 10-12)

بچوں کوسکھایا بھی نہیں جاتا۔کسی نے مجھے بتایا،کسی دوسرے (۔) نے کسی بچے یا بچی کو کہہ دیا کہ تم لوگ تو شیطان کی عبادت کرنے والے ہو۔خدا کو نہیں مانتے اچھا بھلا ہوش مند بچہ تھا یا بچی تھی لیکن اس کو پتہ ہی نہیں تھا کہ جواب کیا دینا ہے اور خاموش ہوگئی۔اس خاموشی سے دوسرے بچوں نے یقیناً یہ تاثر لیا ہوگا کہ جو احمدی ہیں یہ خدا کو نہیں ماننے والے۔تو بنیادی چیزیں بھی بعض والدین اپنے بچوں کو نہیں بتاتے۔

فرمایا:''اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے''۔اخلاقی حالت کو اگر بچپن سے درست کیا جائے تو بچہ کبھی والدین کے سامنے کھڑا ہی نہیں ہوسکتا کہ آگے سے تُو تکار کرے۔پہلے میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔بچوں کے لباس ہیں،لڑکیوں کے لباس ہیں،بچپن میں ہی 4-5 سال کی عمر میں لباس کی طرف توجہ دلائیں گے تو بڑے ہو کر ان میں احساس پیدا ہوگا۔13-14 سال کی عمر میں احساس کروائیں کہ ایک دم جینز بلاؤز سے اب تم کوٹ پہن لو تو وہ بچی آگے سے ردعمل دکھائے گی۔اس لئے فرمایا کہ اخلاقی حالت کو درست نہیں کیا جاتا۔اس کی طرف بچپن سے توجہ دینی چاہئے۔فرمایا کہ:''یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہوسکتی ہے''۔(جو قریب قریب کے تعلقات ہیں ان کا بھی اگر خیال نہیں ہے تو باقی نیکیاں کس طرح آسکتی ہیں)۔اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے ....یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں۔بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر یہ کہہ دیا............اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے''۔(الحکم جلد 5 نمبر 35 مورخہ 24 ستمبر 1901 صفحہ 10-12) یعنی اس میں اپنے متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔

پس بچوں کی تربیت کے لئے جو متقی ہونا اور عباد الرحمٰن ہونا شرط ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اپنے متقی ہونے کے لئے بھی دعا اور کوشش کرنی چاہئے اور جب ہم خود متقی ہونے کی کوشش کریں گے تو ان خصوصیات کے بھی حامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی بیان فرمائی ہیں اور یہی باتیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:''انسانوں میں سے بھی جو سب سے زیادہ قابل قدر ہے اسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سچا تعلق رکھتے اور اپنے اندرونہ کو صاف رکھتے ہیں اور نوع انسان کے ساتھ خیر اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں اور خدا کے سچے فرمانبردار ہیں''۔

(الحکم جلد6 نمبر36 مورخہ 10 اکتوبر1902 صفحہ 16)

ایک سچے احمدی میں یہ خصوصیات ہونی چاہئیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمیں اس کے ساتھ سچا تعلق ہو اور ہمارا اندرونہ ہمیشہ صاف رہے اور ہم اُن خصوصیات کے حامل بنیں جو عباد الرحمٰن بننے کے لئے ضروری ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی دائمی جنتوں کا وارث بنائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ:اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح ورخصتی

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مونگ،منڈی بہاؤالدین اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم ملک داؤد احمد صاحب ولد مکرم حکیم محمد شریف مجاہد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کلر کہار کی تقریب شادی مورخہ 27 ستمبر 2009ء کو انجام پائی۔بارات کے کلر کہار سے دھرکنہ ضلع چکوال پہنچنے پر خاکسار نے مکرم ملک داؤد احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف اعوان صاحب مرحوم مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔دھرکنہ میں رخصتی کے موقع پر مکرم قدیر احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ کلر کہار نے دعا کروائی۔اگلے روز مورخہ 28 ستمبر 2009ء کو دولہا کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ امسال انٹرڈسٹرکٹ لیول سالانہ گیمز میں منعقد ہونے والی باسکٹ بال گیم میں نصرت جہاں اکیڈمی گرلز کی طالبات نے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔جو کہ ہمارے ادارے کیلئے اعزاز کی بات ہے۔مقابلہ جات میں شمولیت کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔

نوال ناصر بنت مکرم ناصر حیات ملک صاحب دہم اے،باسمہ منیر بنت مکرم منیر احمد باجوہ صاحب دہم بی،فارعہ ملک بنت مکرم ملک ارشاد اللہ صاحب دہم بی،شگفتہ سید بنت مکرم سید نادر سیدین صاحب دہم بی،فاطمہ خان بنت مکرم شکیل مسعود احمد خان صاحب دہم بی،بارعہ عرفان بنت مکرم عرفان احمد صاحب دہم بی،سنبل ابرار بنت مکرم ابرار احمد خان صاحب ہشتم بی،خدیجہ داؤد بنت مکرم راجہ داؤد احمد صاحب ہشتم بی،مکرمہ طوبیٰ انعم بنت مکرم چوہدری کامران صاحب ہفتم اے،مناہل ہما بنت مکرم چوہدری محمد احمد طاہر صاحب ہفتم اے،فرحین رشید بنت مکرم خالد رشید صاحب ہفتم اے،رغیبہ خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب ہفتم اے

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔احباب جماعت سے ادارہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک خالد محمود صاحب اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2009ء مبلغ -/135 روپے بنتا ہے۔بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ،پلائی ووڈ،وینیر بورڈ،لیمینیشن بورڈ،فلش ڈور،مولڈنگ،کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون:042-7563101 طالب دعا:فیصل خلیل خاں
موبائل:0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر:سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس:042-7653853-7669818 فیکس:042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

آزمائشی دمہ کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
جوڑوں کا درد،گیس،تیزابیت،معدے کا السر۔ہائی بلڈ پریشر۔ہیپاٹائٹس۔
خصوصی کمزوری۔بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون:001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارماو ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون:047-6211544,0334-6372686
ویب سائٹ:www.drmazhar.com
ای میل:drmazharca@yahoo.com

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں،نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف،تیزابیت،جلن،درد،السر بدہضمی گیس،قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/-130 روپے 120ML - /500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون:047-6005666,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ نومبر

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:19

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434 -6211434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed

For free pickup just call

900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore

042-7038097,042-5167717

Cell: 0304-4205332, 0300-4341851

Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan

"Southeast University" - (SEU)

"Osh State University"

SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.

- **Ahmadi Students already studying.**

Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)

- English medium of instruction.
- Very appropriate tuition fee.
- Excellent environment for female students with separate hostel.

Education Concern®

67-C Faisal Town, Lahore

042-5177124 / 5162310

0302-8411770

www.educationconcern.com

FD-10

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414

047-6211707-0301-7972878

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں

مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ

طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار

فون شوروم: 052-4292793 :052-4592316 فون رہائش

موبائل: 0300-9613255-6179077

Email:alfazal@skt.comset.net.pk

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

- ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
- وزٹ ویزہ اور امیگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پروسیسنگ کی سہولت

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000

Mob:0333-6524952

E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-6306163-6368130Fax:042-6368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

CELL#0300-4607400

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

CureHerbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج

کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔

آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

STUDY IN UK

LONDON COLLEGE OF EXCELLENCE

APPROVED FROM HOME OFFICE

TIER 4 (RATING A)

GUARANTEED ADMISSION

COURSES:

PG DIPLOMA, PROFESSIONAL,ADVANCE DIPLOMA, BBA HONS, BBA IT, B TECH MBA (IT, MARKETING, FINANCE,HR) SOFTWARE INSTALLATION AND FUNDAMENTAL OF COMPUTER HARDWARE

Admissions Open For January 2010 Intake,

Last Date For Applications 20-nov-2009

Ahmadi Students Already Studying In College

Meet Mr. Anas Ahmad Regional Representative of College in Pakistan

Contact Mr. Anas Ahmed 0321-5119111

Contact Mr. Luqman 0333-5360781 (Travel Consultant)

FLIGHTS 4 U off.No. 1,36 Abdullah Chamber,

Blue Area Islamabad PH No. 051-2873322,051-2828880

نگینہ برتن سٹور المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز

طالب دعا: چوہدری مبارک احمد

چوک جتو تھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

کراچی الیکٹرک سٹور

گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے

2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

دلہن جیولرز

Mob: 0300-9491442

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات

ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، سیکیورٹی کیمرہ (بیوت سکول اور کالجز) پرنٹر کو چلانے کے لئے گارنٹی شدہ UPS، بیٹری چارجز، سٹیبلائزر حاصل کریں

ہر قسم کے ایئرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے

رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد

موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

طلباء کے لئے رہائش

لاہور شہر میں طلباء کیلئے ہوادار اٹیچ باتھ خوبصورت لوکیشن پر چند کمرے موجود ہیں۔ ضرورت مند طلباء صدر صاحب حلقہ/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔

اندرون وبیرون ملک سے تشریف لانے والے احباب کے لئے ایک کمرہ بمعہ ٹیرس فرنشڈ، کچن عارضی رہائش کے لئے موجود ہے۔ نیز کاروبار کے لئے ایک عدد ہال 24x40 فٹ کرائے پر دستیاب ہے۔

رابطہ: وسیم احمد 0321-9472334 0300-9472334

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market

Landa Bazar, Lahore

PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں

Email:citipolypack@hotmail.com

DASCO BEST QUALITY PARTS

داؤد آٹوز

ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئن اینڈ لوکل پارٹس

13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور

طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد

فون شوروم: 042-7700448-7725205